إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ

بفضلہ ومنہ

کہ یہہ قصیدہ عجیبہ بافوائد غریبہ

مسمی بتحفۃ الاصفیا ترجمہ ہدایت

الاذکیا فی الریاضۃ والسلوک الی ملک الملوک جسکو

عارف گرامی شیخ زین الدین احمد بن علی قدس سرہ و نور مرقدہ

عربی مین نظم کئے تھے سو اُنہون نے جامع الشریعۃ والطریقۃ طالع انوار معرفۃ

والحقیقۃ شیخنا ومولانا مولوی شاہ عبد الحی صاحب قادری مدظلہ العالی

نے ہندی زبان مین ترجمان فرمائے حسب خواہش غلام محمد صاحب معلم باشندہ

بیتھہ انبور اہتمام تمام بندہ کمترین محمد ضیاء الدین عفی اللہ العالمین

ساکن چیتپور کے مطبع سلطانی فیض بنیانی مین خیر خواہ آفاق مولانا غلبہ العبد

صاحب مشتاق کے حلیہ الطباع سے

آراستہ کروائے

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہی اسی معبود بر حق کو سزا ۔ ہم کو اپنے فضل سے جو امت احمد کیا
ہو ہزاران اسپو ہر دم حق سے صلوت و سلام ۔ اور اسکے آل اور اصحاب پر صبح و مسا
اور اس امت کے یکسر اولیا او پر خصوص ۔ شیخ سید عبد قادر بادشاہ اولیا
جس کا ہر نائب ہی شیخ الوقت قطب العارفین ۔ خاص میرا شیخ سید محی دین بدر ہدا
ہی اسکے یہہ قصیدہ جہان تو عربی مین تھا ۔ نام نامی مشتہر جس کا ہدایت اذکیا
جس کا ناظم ہے شیخ علامہ ہی زین الدین علی ۔ جو مصنف ہی کتاب مرشد الطلاب کا
جسکے بیٹے کی ہی جان تصنیف ارشاد العباد ۔ فقہ مین فتح المعین در نحو شرح الفیا
نام نامی اس محقق کا ہی شیخ عبد العزیز ۔ اس قصیدے کی لکھا ہی شرح مسلک القیا
یہہ قصیدہ معتبر ہی اور مفید و مختصر ۔ گویا یک دریا سمانی ہی یقین کوزے مین
جو عوارف اور احیا مین مبین ہی سلوک ۔ پس اسی کا ہی خلاصہ اس قصیدے مین لکھا
یہہ قصیدہ سالکون کے حق مین ہی یک نردبان ۔ کر عروج اس رہ سے واصل ہون بندہ کا خدا
اس کا ہر مصراع ہی مصراع باب معرفت ۔ اسکی ہر یک بیت ہی بیت مقدس با صفا
ترجمہ کرتا ہون مین ہندی مین اب اسکا سلیس ۔ بہرہ ور ہو ہندیان بھی اسکو پڑھکر سدا
بوجھ تقوی ہی یقین ہر اک سعادت کا مدار ۔ نفس کی خواہش پو چلنا سر گناہونکا ہی یا
تین راہین ہین سفر سالکان حق کیتین ۔ اک شریعت اور طریقت اور حقیقت باصفا
ہی شریعت مثل کشتی اور طریقت بحر سا ۔ اور حقیقت ہی بلا شک مثل دُر بی بہا

جان و دل سے دین حق لینا شریعت سے مراد
اور امر نہی سے کہ انوار سے لینا جلا

اور طریقت جان یعنے چھوڑنا شبہات کا
اور ریاضت بحر حق اشتغال سے سب بازا

اور حقیقت پہنچنا سالک کا ہی مقصود پر
اور انوار تجلیات ہو نا منجلا

چاہیے جو موتی سو اول ہووے کشتی مین سوار
غوطہ زن پس ہووے دریا مین تو موتی پاسکا

پس طریقت او حقیقت جان یو ہہی ای اخی
تجھکو بے فعل شریعت نا میسر ہو بجا

اپنے ظاہر کو مزین پس شریعت سے کرین
پہلے سالک تا منور قلب ہووے پے مزا

ظلمت بشری ہو زایل اور ممکن ہو یقین
قلب مین نور طریقت کے تنزل کا جلا

لئے طرق ہین عارفون کے لیک پس کوی طریق
کر سلوک اس راہ سے ہوتے ہین واصل اصفیا

کوی ارشاد و ہدایت حقکے بندون کو کرے
کثرت اوراد اور طاعات مین ہو کوی سدا

خلق کی خدمت کرے کوی لادے کوی لکڑیان
بیچ کر قیمت کو اسکے دیوے در راہ خدا

اولیا کی راہ چلنا گر کوی چاہے یقین
یہہ وصایا یاد رکھہ اسپر عمل لاوین بجا

توبہ

توبہ کر تو با ندامت اور گنہ سے باز آ
اور ترک جرم آیندہ کے اوپر عزم لا

اپنے ذمے کو بری کر دے حقوق خلق سے
تو رعایت چار یہہ ارکان کی ولیے لا بجا

اور ہمیشہ نفس سے ایسا کیا کر تو حساب
سستی طاعات و عصیان سے بچانا دا بجا

دل کو منہہ کو اور چشم و گوش سب اعضو کتین
بد سمجھنے بولنے سننے بجھانے سے بچا

جانئے تو یہ ہی کیلی ہر اطاعت کی یقین
اور ہر اک خیر کا پایہ ہی بیشک ای فتا

تجھکو کوی مجلس مین غفلت یا کہ بد صحبت ملے
جلد استغفار کر اور نیک مجلس مین تو جا

قناعت

کر قناعت کھانے کپڑے اور عمارت مین تعین
نیت شان و تجمل اور بڑائی کو نہ لا

جو کہ چاہے بے ضرورت فوت اس سے ہونیکے
جو ضرورت کے ہین چیزین یعنے طاعات خدا

زہد

زہد کرنے مال رہنا ہی فقط کچھ زہد نہین ؛ — بلکہ تفتنا مال و زر سے ہی علاقہ قلب کا

بعد تقوی کیلئے تعین ہی زہد منصب نیلتر — سالکون نے پائے ہین اس سے مقامات علا

دوست دنیا کا شرابی سا کہے حیران ہو — ہی کہان راہ خلاص ہے اور کہان راہ خدا

طاعت حق مین مددگاری جو عورت سے نہو — دے طلاق اسکو مجرد ہو کے رہنا ہی بھلا

آفت دنیا سے بچنے چار خصلت ہین ضرور — خود نہ ظالم ہووے ظلم ظالمون کو بخشنا

خلق سے ہرگز کبھی کوئی چیز چاہنا ہی نہین — اپنے خاطر جو رکھا ہو خلق کو کرنا عطا

تا درست ہووے عبادت اور عقیدہ اور دل — علم پڑھ فقہ و عقاید تیسرا اخلاق کا

پس یہی ہین جان بیشک علم تینو فرض عین — کر عمل اور سیر تو دو جگ مین معظم ہووےگا

اور بجالا تو ہمیشہ دل سے آداب و سنن — جو ہی ماثور از امام المرسلین خیر الوریٰ

جان تو بیشک تصوف ہی اسی آداب سے — کر عوارف سے طلب ہو معتمد اور سیر سدا

کیونکہ راہ حق مین ہرگز پہنچنا نا ہو سکے — اتباع سنت سالار عالم کے سوا

پس تمام احوال اور اقوال اور افعال کو — ڈہونڈھکر حضرت کے تابع ہو تو پھر اس سے ذرا

اور قرآن و حدیثون سے مقید سب طرق — اولیا کے ہین یہی دو اصل ہین انکے بجا

پڑھ تو نووی کی ریاض الصالحین تحقیق سے — جب عمل اس پر کریگا تو سعادت پاویگا

کیجئے قرب فرایض کا نہایت اہتمام — ہی اداے فرض عین بے شک بڑا قرب خدا

بعد ہی قرب نوافل حق کہا جس باب مین — کر مراتب نوافل جب لگے کرنے ادا

دن بدن کرتا ترقی قرب مین میرے یقین — ایک مقام ایسا وہ با تدریج پاویگا علا

یہان تلک مین ہوون اسکے دست و با سمع و بصر — اس سے پکڑیگا چلیگا اور سنے دیکھے بجا

توکل

اگر توکل کرے مجرد ہی تو اپنے رزق مین — حق کے وعدے اور کرم پر ہی وہ ضامن رزق کا

گر زن و اطفال رکھے کیجئے کسب حلال
تب توکل اور ترک کسب نا ہووے روا

مال و جاہ پر اہل دنیا کے نہ ہرگز طمع کر
کر خوشامد تو ذلیل ہرگز نہ ہو ای باصفا

اخلاص

ہر عبادت خالصاً للہ کیجے بے ریا
ہے تری نیت سے آگاہ خالق ارض و سما

اور کبھو اخلاص سے اغراض دنیا مت ملا
طاعت حق پر نہ چاہے خلق کی مدح و ثنا

مت ریا کیجے کرے ناچیز وہ طاعات کو
کر خدا کے ہی لئے ہر کام چھوٹا یا بڑا

مت بتا اپنی فضیلت لوگ ہوں تا معتقد
مت بتا اپنے رزایل ہوں دلیر اس پر سدا

مرد کا ایمان نہ کامل ہو نہ دیکھے جب تلک
جانور سا خلق کو یہہ ہے حدیث مصطفی

یعنے اُنسے مدح و ذم نفع و ضرر کی کچھ اُمید
نا رکھے تا شرک اخفی دور ہو یعنے ریا

پس برابر ہووے تا مدح و شکایت خلق کی
لوم لائم سے نہ خایف ہووے در امر خدا

خلق کے خاطر عمل کرنا مقرر شرک ہے
خلق خاطر چھوڑنا اعمال از خوف ریا

ہے خوشی شیطان کی اور خسران ذخیرہ و جہان
یوں ہی بولا ہے فضیل ابن عیاض با صفا

اجر و درجہ پھر خدا کے پاس تو مت کر طلب
پاس لوگوں کے تو گر مانگیگا درجہ اور جزا

اور تو اہل بطالت سے کبھو صحبت نہ رکھ
سست ہے جو امر دین میں اسکی صحبت ہے بلا

عزلت

گوشہ اولیٰ ہے زمانے میں جب آوے فساد
خوف ہو یا دین کے فتنے میں ہووے مبتلا

یا کہ ہووے خوف مال شبہ یا مال حرام
ویسے چیزوں سے بھی اپنے کو بچا خلوت میں جا

ہاں جماعت اور عبادت اور مجلس وعظ کی
ایسے کاموں میں تو عزلت سے بہتر ہیں بجا

بات یہہ اسکو ہے جو کوئی آمد و رفت ہی رہے
اور رنج خلق کی برداشت رکھتا ہو سدا

اور صابر ہووے پھر غالب رہے اسکو گمان
کہ بلا خلق سے اس سے گناہ نا ہو سکا

پیر کہے متاخرین بعضے کہ ایسے عصر میں
بے تردد خلق سے گوشہ ہی لینا ہے بھلا

کیونکہ ایسے مجلسین نادر ہیں تجھکو بالیقین — کر فسانہ جرم و عصیان جسمین نا ہو تو بجا
بس ریا غیبت وغیرہ اور ایسے ہی کئہ — اختلاط خلق سے حاصل تجھے ہووین بجا

حفظ اوقات

صرف کر طاعات مین اوقات کو اپنے تمام — چھوڑ مت کوئی وقت خالی سست ہو صبح و مسا
نیک نیت سے مباح کام بھی ہو طاعتین — پس تو ہر اک کام مین نیت عبادت کی بجالا
جیونکہ جب کھاوے تو پیوے تو یہی نیت کرے — مین یہہ کھاتا ہون براے قوت ذکر خدا
روز و شب مین اپنی سب اوقات کی تقسیم کر — پس وہ ہر ہر وقت مین تو کام اک اک کر ادا
فجر جب ہووے نماز فجر پڑھ تو باخشوع — جو پڑھے معنا سمجھ وہ قرات قرآن کا
تا حضور قلب حاصل ہووے تجھکو در نماز — ہاے طاعت یہی ہے جہد کر اسمین بڑا
قلب پر تیرے ہے ناظر حق تعالی بالیقین — پس عبادت مین تو حاضر دلکو رکھ اے باصفا
تو جماعت کی فضیلت ترک مت کر زینہار — پڑھ کے ستائیس درجے منفرد سے ہے بجا
پہر کہ تجھکو علم پڑھنے سے ملے کیا فائدہ — ایسے جب اعمال مین سستی اگر تو لا سکا
پس نماز فجر بعد از رو بقبلہ بیٹھ کر — بات مت کر بلکہ ہو تو شاغل ذکر خدا
یعنے پڑھ قرآن و تہلیلات و تسبیحات بھی — اور تحمیدات و ماثورہ دعائیں بھی سدا
پس مراقب ہو مشایخ کی طریق پاک پر — نفس کی جا نار نور روح ہو تا منجلا
اور روشن ہووے روشن قلب نور جلی — اور فضایل سے رذایل ہو مبدل بے مرا
فضل حق سے ہو رہے کاتب تو سزاوار ہو — ہو تو لایق اسکے ہے وہ نعمت عظمی بجا
جبکہ ہووے کا بلند نیزے برابر آفتاب — چار یا دو رکعتین اشراق کے تب کر ادا
کر تو قرآن کی تلاوت با ادب ترتیل سے — اور حضور قلب سے معنا سمجھ تو دایما
پانچ ہین دل کے دوا اول تلاوت معنی سے — جان کر معنا بھی خالی پیٹ رہنا دوسرا
اور قیام شب دعا بھی صبح کی با التجا — پانچوان علما و صلحا پاس جا کر بیٹھنا

حافظ و قاری کتین قرآن کے یہہ چاہیے
جونکہ زاہد ہووے دنیا مین بھی بے پروا رہے
رہنا پیشانی کشادہ اور نہو چین بر جبین
نا کرے کسب رزیل تاکہ نا ہووے ذلیل
کترین موچھین اور داری کو سدا کنگھی کرین
میل بدبوؤن سے اور کپڑون سے اپنے دور کر
اور ہنسا مسکر بھی زاہد مسخری ہرگز نکر
اور حسد سے اور عجب سے اور ریا سے دور رہ
قاری و حافظ کو بھی لازم ہے ورد دایمی
پس مراقب ہووے مولا کا بدل سر و علن
اور بھی مذکور ہے تبیان مین تفصیل سے
جب تلاوت سے جو فارغ پس ضحی کی پڑھے نماز
بے اثر ہووے مقرر ہر عمل بے ذکر موت
شغل مین پس علم یا طاعت کے تو مشغول ہو
یون ہی علما کو فضیلت عابدون پر از حدیث
ہی خبر پروردگار و اہل ارض و آسمان
سب کے لیے رحمت کھیجتے ہین پس وہ عالم اپر
اور جو کوئی علم سکھنے کو چلیگا ایک راہ
زیر پا اسکے بچھاتے ہین ملک اپنے پران
علم دین کا سیکھنا کیا ہے از رو حدیث
یہہ فضایل علم پڑھنے اور پڑھانے کے یقین

ہووے متخلق باخلاق مکارم با ہدا
اہل دنیا اور دنیا سے سدا [illegible] رسا
اور وقار و حلم و صبر و شکر اور جود و سخا
باخشوع و باتواضع ہووے با ورع و تقا
دور کرنا ناخن بھی بالان بغل کے ای باوفا
انکو مکروہ کپڑون سے تو رکھہ ہر دم بچا
تا قساوت قلب کی تجھکو نہووے ای فتا
اور محقر غیر کو تو مت سمجھہ از اعتلا
ذکر اور تسبیح اور تہلیل ماثورہ دعا
اور تمامی اپنے کامان سونپ دیکو ہر خدا
حافظ و قاری کے جو آداب ہین اسکے سوا
موت کی اور قبر کی تب لین اپنے فکر لا
اور سریع الاثر اسکے ذکر سے ہووے بجا
با معیشت ہووے ہر وجہ حلال ای باصفا
جون ستارون پر فضیلت بدر کو ہی در جلا
مچھلیان دریا مین اور چیونٹیان بزیر سما
علم سکھلاتا ہی لوگون کو یقین جو دین کا
راہ یک جنت طرف آسان کرے اسکو خدا
جب چلے وہ علم پڑھنے کو طلب اسکی رضا
نفل سو رکعت کے پڑھنے سے ہی افضل و اعلا
تب بنیگی جبکہ نیت نیک ہووے با صفا

یعنے از بہر خدا ہوا ور ز بہر آخرت — گر نہ نیت ہووے ایسی ہی ہلاکت ہے مرا

سونگھنے جنت کی خوشبو سے ہی ہووے بے نصیب — اور بیشک آتش دوزخ مین داخل ہوویگا

ایک عالم کو قیامت مین جو دوزخ لاوینگے — انتڑیان اسکے شکم سے ہووینگے یکسر جدا

گرد چکی کے پھریگا کھینچتا وہ انتڑیان — آسیا غلے کی جیسا پیستا ہووے گدھا

اہل دوزخ اسکو تب پوچھینگے آکر ای فلان — کیا نہین کرتا تھا امر و نہی تو ہم پر سدا

تب وہ بولیگا کہ ہان کرتا تھا امر و نہی مین — علم پر اپنے عمل لیکن نہ لاتا تھا بجا

بہر مولا اور از بہر ثواب آخرت — علم جو کوئی نہ پڑھیگا بس وہ عاصی ہوویگا

وقف علما کا بلاشک اسکو کھانا ہی حرام — جو پڑھیگا علم دوسرا علم دینی کے سوا

یعنے عالمون کے واسطے جو وقف ہین ۱۲

اور یونہی ہوویگا عاصی معلم بھی یقین — علم دینی کے سوا وہ جب پڑھاوے دوسرا

جو خالصاً للہ علم نہین پڑھتا ہی اسکی علامات

علم پڑھنا جان تو اسکا نہین از بہر حق — جو ہوا ہے نفس اور شہوات مین ہی مبتلا

اور دنیا کو طلب کرتا ہی بے راہ مباح — قدر حاجت پر بھی وہ کرتا نہین ہی اکتفا

یا کہ آگے سیکھنے کے وہ علوم فرض عین — علم جو فرض کفایہ ہی پڑھیگا بار یا

جبکہ ظاہر ہووے بے شک اس سے ایسے حالتین — علم پڑھنا جان تو اسکا نہین بہر خدا

اور یونہی چھوڑ دیوے جب جماعت سے نماز — علم مین مشغول ہوکر عذر شرعی کے سوا

اور یونہی چھوڑ دیوے جب روایت اور سنن — جو سنن ہووین وکذا از حدیث مصطفی

عالم ربانی کے علامات

جو ہی عالم آخرت کا یہ نشان ہین دائمی — واسطے سے علم کے دنیا نہ مانگے وہ بجا

اور پڑھے وہ علم ایسا کہ اسے راغب کرے — طاعت مولا مین اور دنیا سے دوری دے سدا

اور پڑھے نا علم ایسا جو جدال و قیل و قال — ذات مین اسکے بڑھاوے وہ غفلت مین بسا

اور تنعم اور تجمل بھی بچاہے زینہار — کھانے پینے اور عمارت مین وہ با فخر و ریا

اور پوشاک عزیزن سے بھی ہووے مجتنب
اور قناعت کرکے تھوڑے پر کرے وہ اکتفا

بادشاہون اور امیرون پاس نا جاوے کبھو
انکے صحبت مین بھرے ہین جان آفات و بلا

ہان انھین کے پند و ارشاد و ہدایت کے لئے
اہل حاجت کے سفارش کو بھی جانا ہی روا

فتوی دینے پر بڑے جلدی اور جرأت نا کرین
کرنے حاصل جاہ و عزت خلق مین ای باوفا

مسئلہ کوئی اس سے پوچھے گرنجانے وہ اسے
صاف کہہ دیوے نہین یہہ مسئلہ مین جانتا

اور نہین فتوی دیے ہون جسکو اہل اجتہاد
خود نہ بولین مجتہد ہوکر یہہ یوہی ہی بجا

اور جسمین اسکو شک ہووے تو لا ادری کہے
اسکو نصف العلم بے شک شیخ غزالی لکھا

اور یقین وہ نیک نیت سے پڑھے ایسے علوم
جن سے عقبے کی سعادت ہووے حاصل اولا

پس کرے وہ علم باطن کا بہت کچھ اہتمام
دور کردیوین رزایل دلکے ہین جو ناسزا

اور مراقب قلب سے اپنے بصد اخلاص ہو
اور سیاست نفس سے اپنے کرے صبح و مسا

پس مجاہد ہو بجالاوے ریاضت اور سلوک
تب دقایق علم دین کے قلب سے اسکین بجا

اور حاصل ہووینگے بے شبہ ثمرات عمل
اور شہود کشف کے انوار ہووین منجلا

اور تقلید شریعت مین سدا ہو معتمد
ہو مقلد مجتہد فی الشرع کو کر پیشوا

بوحنیفہ شافعی اور مالک و حنبل یقین
تھے یقین سمجھے خصلتون مین سے مکمل مقتدا

یعنی وے زہد و صلاح ہی اور عبادت بالیقین
اور علوم عافیت نافع ہو جو ای باوفا

اور علم فقہ ہوا اصلاح جسمین خلق کی
اور علم فقہ کا پڑھنا محض بہر خدا

جو کہ ہین فقہا ہمارے انکے ہی تابع ہین جناب
بس وے کرتے ہین سے چار و مجتہد کا اقتدا

پس تو اول علم نافع پڑھ خدا کے واسطے
گر تو چاہے دو جہان مین حق تعالی کی رضا

اور سکھانا اسکا لله افضل طاعات ہی
اور خلافت اور وراثت ہی پیمبر کی بجا

اور کلام صوفیہ کی کیجئے تاویل نیک
اعتراض اسپر نکر اور مت بکر اسمین خطا

جان و دل سے پیر اور استاد کی تعظیم کر
بے ادب ہوکر جدال و بحث سے مت پیش آ

شبہ تجھکو جسمین ہووے تو پوچھ لے استاد سے ۔ سرسری مت جان لے تحقیق با دیگا دغا

کیجئے قبل مطالعہ خوب تصحیح کتاب ۔ کر مقابل تو صحیح نسخون سے اسکو اولا

اور مطالعہ کر مکرر متن کا قبل شروح ۔ وہ ترقی کو ترے اولی و احسن ہے بجا

اور فہم یک سطر کا اولی ہے بیشک از متن ۔ شرح کی دس سطر کی تفہیم سے ای بارجا

سیکھ اول علم فرض عین کر اُسپر عمل ۔ خوبی دارین گر چاہے ز خلاق ورا

بعد ازان علم فروع فقہ اور اسکا اصول ۔ پڑھ علوم باقیہ تدریج سے بعد اسکے بجا

اور علوم آداب کے سب آٹھ ہین یہہ یاد رکھ ۔ صرف و نحو اور معانی اور لغت ہے ای فتا

اور بیان ہے اور بدیع و قافیہ ہے اور عروض ۔ ہین اصول آداب کے یہہ آٹھ علم ای باصفا

اور فروع اسکے ہین انشا نثر ہے شعر اور نظام ۔ اور حکایات و قصص تاریخ سب یک علم با

اور اسکے بعد ہی علم خطوط و اشتقاق ۔ سب یہہ بارا علم ہین تحقیق سے پڑھ ای فتا

اور معانی مین ہے داخل ہی بدیع بھی اور بیان ۔ اشتقاق و صرف دونو یک ہی بعضون نے کہا

آہ جو ان اہل زمانہ علم منطق اور کلام ۔ پڑھ کے ہوتے ہین تباہ اسمین تو مت ہو مبتلا

پڑھ ای بھائی شیخ غزالی کے احیاء العلوم ۔ دیکھ اسمین ہے لکھے ہر مرض مہلک کی دوا

گر نہ استعداد عربی ہو تو ہندی فارسی ۔ اسکی بس ہے تجھکو زاد الآخرت اور کیمیا

جب ہوا فارغ ضحی سے گر نہو تو روزہ دار ۔ جو حلال محض ہو بے شبہ تو کھانا وہ کھا

اور کم کھانے سے پینے سے یقین سالک کتین ۔ چیز کوئی نافع نہین ہے دوسری ای باحیا

پانچ ہین سیری کے آفت پہلے بھاری ہووے تن ۔ اور قساوت قلب کی اور عقل کم ہووے بجا

سست کر دے جسم کو لاوے عبادت مین قصور ۔ نیند کو غالب کرے کر الحذر اُس سے سدا

بعد کر قیلولہ تا شب کو تہجد کو اُٹھے ۔ اور اُٹھ آگے زوال روز کے سستی نہ لا

با جماعت پڑھ تو فرض ظہر اور سنت بھی پڑھ ۔ نیک کامو مین بھی تو پھر مشتغل ہو دائما

جو ہی متعلم رہے وہ اشتغال علم مین ۔ اور جو عابد ہو کرے ذکر و عبادت اور دعا

یونہی شب کو سوئے تک اوقات کو معمور رکھ — کر مشقت تا معظم ہووے در ہر دوسرا
اور کتاب پاک اذکار نواوی کو تو پڑھ — اور عمل کر روز و شب جیسا کہ ہی اسمین لکھا
اور تکلف سے نہ سو پر جبکہ غالب ہووے نیند — با وضو سو کلمۂ طیب کو پڑھ اور یہہ دعا
اور کچھ پروا نہین گر سو ویگا عورت کے ساتھ — اور جماع ہووے بھی خوش طبعی سے لذت لیویگا
پر تو اس حالت مین بھی حقسے کبھو غافل نہو — خوف اور ذکر الٰہی اپنے دل سے مت اٹھا
جبکہ ہو بیدار شب کو پڑھ تہجد کی نماز — مومنون کی مغفرت بس مانگ با درد و بکا
نیم شب مین جو پڑھا جاوے رکعتین دو رکعتین — وہ خزانہ ایک جنت مین معظم ہوویگا
گر زیادہ یہہ خزانے حشر مین کام آئینگے — ورنہ ہی فاقے کا نسبت ان کا کچھ نا آئیگا

موانع تہجد

یہ موانع ہین تہجد کے کر اس سے اجتناب — دن کتین ایک شغل ہی دنیا کا ہوئیگا برا
لغو اور دنیا کی باتین اور لایعنی کلام — اور مشقت سخت اور سیری شکم کی ای فتا

معاون تہجد

یہ معاون ہین تہجد کے پڑھے قبل غروب — رو بقبلہ ہو کے استغفار و تسبیح و دعا
اور عشا مغرب کے درمیانے تلاوت یا نماز — یا کرین ذکر الٰہی اور باتین چھوڑنا
اور کھانا کھائے بعد از آگے سونیکے یقین — بات نا کرنا بھی سونا جلد پہلی رات کا
عمر اپنی ایسے ہی اعمال مین تو صرف کر — اور نہ رکھ طول امل اور جہد کوشش کر سدا
اور جیسے دنیا مین کچھ اسباب دنیا کا نہو — کیون وہ پھر اوقات غفلت مین گذاری ہی بھلا
اسکو لازم نعمتین حاصل عبادت سے کرین — ذکر و قرآن کی تلاوت اور نمازین کر ادا
جب نماز نافلہ سے آوے سستی اور ملال — تب پڑھے قرآن سمجھ معنے کو باخوف خدا
اور تلاوت سے بھی جب آوے ملالت اور کسل — تب زبان و قلب سے ہو ذاکر رب العلا
جب زبان بھی سست ہووے قلب سے ہی ذکر کر — قلب بھی جب سست ہووے ہو مراقب با صفا

اَللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ۵ و تقرا آیۃ الکرسی و امن الرسول و آخر سورۃ الکہف من اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ و تتشہد و ایکون فی ہمۃ القیام فلعبادۃ عند التیقظ و تقول اللّٰہم یقظنی فی احب الاوقات الیك واشغلنی بطاعتك فنبہ ۱۲ مسالك

اور حدیث نفس مین ہرگز نہ تو مشغول ہو
یعنی وے خطرات نفسانی ہین ایماں و وفا

وے حدیث نفس ہی مثل کلام ظاہری
ہی قساوت قلب کی اس سے بندہ دیوے خدا

افضل طاعات ہی انفاس کو رکھنا نگاہ
اسیو ہی اجماع سارے عارفون کا ہے مرا

یعنی چڑھنے اور اُترنے بیچ دم کے ای میان
بولنا اللہ اللہ در ملا ہو یا خلا

اور رعایت اُسمین کرنا شد و مد تحت و فوق
حق کے صفتوں کا تصور شیخ سے یہہ سیکھنا

یعنی اسم اللہ مشدد و لول با مد الف
تحت یعنی نفس سے تا فوق تا لو کھینچنا

یاد رہے ذکر خفی ہی کلمہ توحید کا
قلب سے ہی اور زبان و لب کو اپنے ست ہلا

نا کریگا جو ہدایت مین ریاضت اور سلوک
فیض اس راہ سے نہ یکذرے برابر پائیگا

یوہی ہرگز معرفت نا ہووے حاصل غلط لیا
ہان اگر نادر کسیکو ہو تو ہی جذب خدا

ہووے تخلی رذایل سے جہاد نفس کر
پس ہو متجلی فضایل سے وہ با ورع و تقا

عارفان افضل یقین علما ظاہر سے ہین جاں
کشف اور الہام سے وہ بہرہ ور ہین دائما

گر پڑھے عالم مقرر الف رکعت نا نلہ
اُس سے یک رکعت ہی افضل عارف حقانی بجا

یوہی بیشک شیخ عزالدین بن عبدالسلام
جو کہ ہی سلطان علما ہی فتاویٰ مین لکھا

یون کہا ہی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
صوفیہ کا مقصد اقصیٰ شہود حق ہی با

پس زبان کر تلاوت ذکر بھی تہلیل کا
توڑ دنیا کے علایق حق سے دل اپنا لگا

کثرت ذکر و تلاوت مین ہو کوشش اسقدر
ذکر حق کا تیرے جذر قلب مین تا لیوے جا

تب حدیث نفس یکسر تجھ سے زایل ہووینگے
اور منور قلب ہو ویگا با حوال علا

قلب سے سالک کو نور فیض حاصل ہو یقین
نعمت عظمیٰ یہہ نیک اعمال سے تو ہاتھ لا

ذکر اس سالک کا بیشک ہو ویگا بتہ کر ذات
اور تجلیات ذاتی منکشف ہو دین بجا

یہہ وصایا ہین شیوخ کاملین کے بالیقین
سالکون کو اسیو توفیق عمل دیوے خدا

شکر للہ یہہ قصیدہ اب ہی پایا اختتام
شیخ ناظم قاری و سامع کو حق دیوے جزا

اور پوشاک مزین سے بھی ہووے مجتنب — اور قناعت کرکے تھوڑے پر کرے وہ اکتفا

بادشاہوں اور امیروں پاس نا جاوے کبھو — انکے صحبت مین بھرے ہین جان آفات و بلا

ہان انھین کے پند و ارشاد و ہدایت کے لئے — اہل حاجت کے سفارش کو بھی جانا ہی روا

فتوی دینے پر بڑھے جلدی اور جرأت ناکرین — کرنے حاصل جاہ و عزت خلق مین ای باوفا

مسئلہ کوئی اس سے پوچھے گر نجانے وہ آپ سے — صاف کہدیوے نہین یہہ مسئلہ مین جانتا

اور نہین فتوی دئے ہوں جبتلو اہل اجتہاد — خود نہ بولین مجتہد ہو کر یہہ یونہی ہی بجا

اور جسمین اسکو شک ہووے تو لا ادری کہے — اسکو نصف العلم ہے بیشک شیخ غزالی لکھا

اور یقین وہ نیک نیت سے پڑھے ایسے علوم — جن سے عقبے کی سعادت ہووے حاصل اور لا

پس کرے وہ علم باطن کا بہت کچھ اہتمام — دور کردیوین رزایل جو لگے ہین جو ناسزا

اور مراقب قلب سے اپنے بصد اخلاص ہو — اور سیاست نفس سے اپنے کرے صبح و مسا

پس مجاہد ہو بجا لاوے ریاضت اور سلوک — تب دقایق علم و دین قلب سے انکین بجا

اور حاصل ہووینگے بیشبہ ثمرات عمل — اور شہود کشف کے انوار ہووین منجلا

اور تقلید شریعت مین سدا ہو معتمد — ہو مقلد مجتہد فی الشرع کو کر پیشوا

بوحنیفہ شافعی اور مالک و حنبل یقین — تجھے یقین جیسے خصلتون مین ہے مکمل مقتدا

یعنی وے زہد و صلاح ہی اور عبادت بالیقین — اور علوم عافیت نافع ہو جو ای باوفا

اور علم فقہ ہوا اصلاح جسمین خلق کی — اور علم فقہ کا پڑھنا محض بہر خدا

جو کہ ہین فقہا ہمارے انکے ہی تابع ہین جان — بس وے کرتے ہین سے چار و مجتہد کا اقتدا

پس تو اول علم نافع پڑھ خدا کے واسطے — گر تو چاہے دو جہان مین حق تعالی کی رضا

اور سکھانا اسکا بلہ افضل طاعات ہی — اور خلافت اور وراثت ہی پیمبر کی بجا

اور کلام صوفیہ کی کیجئے تاویل نیک — اعتراض اسپر نکر اور مت بکر اسمین خطا

جان و دل سے پیر اور استاد کی تعظیم کر — بے ادب ہو کر جدال و بحث سے مت بنیں آ

او مع استهزاء ای استخفاف بخلاف ما لو اقترن بما يخرجه عن الردة كسبق لسان وحكاية كفر او خوف قال شيخنا كشيخه وكذا قول الولی حال غيبته انا الله ونحوه مما وقع لائمة من العارفين كابن عربی واتباعه محقق وما وقع فی عباراتهم مما يوهم كفرا غير مراد به ظاهره كما لا يخفی علی الموفقين نعم يحرم علی من لا يعرف حقيقة اصطلاحهم وطرقهم مطالعة كتبهم فانها مزلة قدم لمن لم يتشبه وصل كثيرون اغتروا بظواهرها وقول ابن عبد السلام يعزر ولی قال انا الله فی نظر لان ان قاله وهو مكلف فهو كافر لا محالة والا فالحال الغيبية المانعة التكليف فای وجه للتعزير انتهی — فتح المعين الشيخ العلامة المحقق المجدد وم عبد العزيز الشافعی تلميذ خاتمة المجتهدين ابن حجر الهيتمی المكی رحمهما الله تعالی من باب الردة

شبہ تجھکو جسمین ہووے بوجھ لے استاد سے
کیجئے قبل مطالعہ خوب تصحیح کتاب
اور مطالعہ کر مکرر متن کا قبل شروح
اور فہم یک سطر کا اولی ہے بیشک از متن
سیکھ اول علم فرض عین کر اُسپر عمل
بعد ازان علم فروع فقہ اور اسکا اصول
اور علوم آداب سکھے سب آٹھ ہین یہہ یاد رکھ
اور بیان ہے اور بدیع و قافیہ ہے اور عروض
اور فروع اسکے ہین انشا نثر ہے شک اور نظام
اور اسکے بعد ہے علم خطوط و اشتقاق
اور معانی ہے داخل ہے بدیع بھی اور بیان
آہ جو اہل زمانہ علم منطق اور کلام
پڑھ ای بھائی شیخ غزالی کے احیاء علوم
گر نہ استعداد عربی ہو تو ہندی فارسی
جب ہوا فارغ ضحی سے گر نہو تو روزہ دار
اور کم کھانے سے پینے سے یقین سالک کہتین
پانچ ہین سیری کے آفت بھلے بھاری ہووے تن
سست کر دے جسم کو لاوے عبادتمین قصور
بعد کر قیلولہ تا شب کو تہجد کو اُٹھے
باجماعت پڑھ تو فرض ظہر اور سنت بھی پڑھ
جو ہی متعلم رہے وہ اشتغال علم مین

سرسری مت جان لے تحقیق یا دیگا دغا
کر مقابل تو صحیح نسخون سے اسکو اولا
وہ ترقی کو ترے اولی واحسن ہے بجا
شرح کی دس سطر کی تفہیم سے ای بار جا
خوبی دارین گر چاہے ز خلاق ورا
پڑھ علوم باقیہ تدریج سے بعد اسکے ہیا
صرف و نحو اور معانی اور لغت ہے ای فتا
ہین اصول آداب کے یہہ آٹھ علم ای باصفا
اور حکایات و قصص تاریخ سب یک علم یا
سب یہہ بارا علم ہین تحقیق سے پڑھ ای فتا
اشتقاق و صرف دونو یک ہی بعضون نے لکھا
پڑھ سکے ہو ہین تباہ اسمین تو مت ہو مبتلا
دیکھ اسمین ہے لکھے ہر مرض جہلات کی دوا
اسکی بس ہے تجھکو زاد الآخرت اور کیمیا
جو حلال محض ہو بے شبہ تو کھا نا وہ کھا
چیز کوئی نافع نہین ہے دوسری ای باحیا
اور قساوت قلب کی اور عقل کم ہووے بجا
نیند کو غالب کرے کر الحذر اُس سے سدا
اور اٹھ آگے زوال روز کے سستی نہ لا
نیک کام مومنین بھی تو پھر مشتغل ہو دائما
اور جو عابد ہو کرے ذکر و عبادت ورد و دعا

یونہی شب کو سوئے تک اوقات کو معمور رکھ
کر مشقت تا معظم ہووے ہر دو سرا

اور کتاب پاک اذکار نواوی کو تو پڑھ
اور عمل کر روز و شب جیسا کہ ہی اسمین لکھا

اور تکلف سے نہ سو پر جبکہ غالب ہووے نیند
با وضو سو کلمۂ طیب کو پڑھ اور یہہ دعا

اور کچھ پروا نہین گر سو ویگا عورت کے ساتھ
اور جماع ہووے بھی خوش طبعی سے لذت لیویگا

پر تو اس حالت مین بھی حقسے کبھو غافل نہو
خوف اور ذکر الٰہی اپنے دل سے مت اٹھا

جبکہ ہو بیدار شب کو پڑھ تہجد کی نماز
مومنون کی مغفرت پس مانگ با درد ویگا

نیم شب مین جو پڑھا جاوے کعتین دو رکعتین
وہ خزانہ ایک جنت مین معظم ہویگا

کر زیادہ یہہ خزانے حشر مین کام آئینگے
دن ہی فاقے کا نسبت ان کام کچھ نا آئیگا

موانع تہجد

یہ موانع ہین تہجد کے کر اس سے اجتناب
دن کتین ایک شغل ہی دنیا کا ہونگا برا

لغو اور دنیا کی باتین اور لا یعنی کلام
اور مشقت سخت اور سیری شکم کی ای فتا

معاون تہجد

یہ معاون ہین تہجد کے پڑھے قبل غروب
رو بقبلہ ہو کے استغفار و تسبیح و دعا

اور عشا مغرب کے درمیانے تلاوت یا نماز
یا کرین ذکر الٰہی اور باتین چھوڑنا

اور کھانا کھائے بعد از آگے سونیکے یقین
بات نا کرنا بھی سونا جلد پہلی رات کا

عمر اپنی ایسے ہی اعمال مین تو صرف کر
اور نہ رکھہ طول امل اور جہد کوشش کر سدا

اور جسے دنیا مین کچھ اسباب دنیا کا نہو
کیون وہ پھر اوقات غفلت مین گذارے بھلا

اسکو لازم نعمتین حاصل عبادت سے کرین
ذکر و قرآن کی تلاوت اور نمازین کر ادا

جب نماز نافلہ سے آوے سستی اور ملال
تب پڑھے قرآن سمجھ معنے کو با خوف خدا

اور تلاوت سے بھی جب آوے ملالت اور کسل
تب زبان و قلب سے ہو ذاکر رب العلا

جب زبان بھی سست ہووے قلب سے ہی ذکر کر
قلب بھی جب سست ہووے ہو مراقب باصفا

اللهم وضعت جنبي وبك ارفعه اللهم ان امسكت نفسي فاغفر لها وارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين اللهم اني وجهت وجهي اليك وفوضت امري
اليك والجأت ظهري اليك رهبة ورغبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي ارسلت اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ۵
وتقرا اية الكرسي وامن الرسول واخر سورة الكهف من ان الذين امنوا وعملوا الصالحات وتستشهد وايكون في هيئة القيام فلعبادة عند التيقظ وتقول اللهم ايقظني في احب الاوقات اليك واشغلني
بطاعتك قسم ١٢ مسالك

اور حدیث نفس مین ہرگز نہ تو مشغول ہو — یعنے وے خطرات نفسانی ہین ای اہل وفا
وے حدیث نفس ہی مثل کلام ظاہری — ہی قساوت قلب کی اس سے بچہ دیوے خدا
افضل طاعات ہی انفاس کو رکھنا نگاہ — اسپہ ہی اجماع سارے عارفون کا پے مرا
یعنے چڑھنے اور اترنے بیچ دم کے ای میان — بولنا اللہ اللہ در ملا ہو یا خلا
اور رعایت اسمین کرنا شد و مد تحت و فوق — حق کے صفتونکا تصور شیخ سے یہہ سیکھنا
یعنے اسم اللہ سند دبول با مد الف — تحت یعنے نفس سے تا فوق تا لو کھینچنا
یا کرے ذکر خفی ہی کلمہ توحید کا — قلب سے ہی اور زبان و لب کو اپنے مت ہلا
نا کریگا جو ہدایت مین ریاضت اور سلوک — فیض اس راہ سے نہ یکذرے برابر پایگا
یو ہین ہرگز معرفت نا ہووے حاصل غالبا — ہان اگر نادر کسیکو ہو تو ہی جذب خدا
ہووے متخلی رزایل سے جہاد نفس کر — پس ہو متجلی فضایل سے وہ با ورع و تقا
عارفان افضل یقین علما ظاہر سے ہین جان — کشف اور الہام سے وہ بہرہ ور ہین دایما
کر پڑھے عالم ہزار الف رکعت نا فلہ — اس سے یک رکعت ہی افضل عارف حقانی کا
یو ہی بیشک شیخ عزالدین بن عبدالسلام — جو کہ ہی سلطان علما جی فتا دیمین لکھا
یون کہا ہے سہروردی رحمۃ اللہ علیہ — صوفیہ کا مقصد اقصی شہود حق ہی یا
پس زیادہ کر تلاوت ذکر بھی تہلیل کا — توڑ دنیا کے علایق حق سے دل اپنا لگا
کثرت ذکر و تلاوت مین ہو کوشش اسقدر — ذکر حق کا تیرے جذر قلب مین تا لیوے جا
تب حدیث نفس یکسر تجھ سے زایل ہووے گی — اور منور قلب ہو ویکا با حوال علا
قلب سے قالب کو نور فیض حاصل ہو یقین — نعمت عظمی یہہ نیک اعمال سے تو نا تجد لا
ذکر اس سالک کا بیشک ہو ویگا تب ذکر ذات — اور تجلیات ذاتی منکشف ہو دین بجا
یہہ وصایا ہین شیوخ کاملین کے بالیقین — سالکون کو اسپہ توفیق عمل دیوے خدا
شکر للہ یہہ قصیدہ اب ہی با اختتام — شیخ ناظم قاری و سامع کو حق دیوے جزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد سلام مسنون الاسلام کے واضح ہو۔ کہ ترپالور کے بعضے سائلین کے جواب مین میت کے سیوم وہم بستم وغیرہ تعینات کے کراہت پر یہہ فقیر ایک فتوی جو روانہ کیا تھا وہ فتوی فقیر کا نہین بلکہ مولانا محمد اسحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ بجنسہ انکی مسایل اربعین سے نقل کیا اور انکا نام یا اُسے فتوی لکھہ دیا۔ بااین آپ اس کی نسبت جو اس فقیر کے طرف کئے ہین سو محل حیرت ہے۔ خیر اُس فتوے مین آپ جو چند جاسے پر جرح کئے اور اسکا جواب اس فقیر سے چاہے۔ لازم ہوا کہ بعونہ تعالی جو بات کے جانتا ہون سو لکھہ دون تا رفع اشتباہ ہو واللہ الموفق ملکرما صاحب فتوی تعینات مذکورہ کی کراہت اہل سنت وجماعت کے بڑے عمدہ کتب فقیہ سے ثابت کئے ہین جیسی نصاب الاحتساب فتح القدیر فتاوی بزازیہ مستملی قراخانی جامع البرکات وغیرہ ان کتابون کے بعضے مصنفین تو مجتہدین غیر مستقل ہین داخل ہین اُن فقیہون کے قیاس پر آپ جو چند جرح کئے ان سب کا خلاصہ یہہ ہے کہ ہم فقط اتباع کتاب وسنت پر مامور ہین اور فقہاء ین آئمہ اربعہ کے سوا دوسرے فقہا کے اقاویل جب تک دلایل شرعیہ سے مدلل نہون قابل استدلال نہین پس صاحب فتوی جن فقیہون کے دلایل نقل کئے وہ اُن فقہا کا مجرد قیاس ہے جبتک دلیل معلوم نہو کیونکر قبول کیا جائیگا

الجواب مخفی نرہے کہ دلایل شرعیہ چار ہین کتاب وسنت اجماع وقیاس قیاس مجتہد کا خواہ وہ مجتہد مستقل ہو یا غیر مستقل البتہ قابل سند ولایق استدلال ہے۔ کذا قالوا علماء اہل السنۃ والجماعۃ فی کتب الاصول الفقہ کما لایخفی علی العلماء۔ مجتہد کی رای اگرچہ خطا پر جاوے اُسکی خطا پر بھی

ایک ثواب بشر تب ہے اور اُسکے مقلد کو نجات چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے
مکتوبات کے جلد ثالث کے بائیسوین مکتوب مین [illegible] مجتہد جسکا اعتراض ہے کہ
خطای اور اُسپر یکدرجہ ثواب ہے و تقلید او اگرچہ [illegible] حسب خطا لست انتہی جاننے کہ اجتہاد
کی دلیل یہہ آیت شریف ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا فاعتبروا یا اولی الابصار یعنے قیاس کرو
اے بصیرت والو اور خطاب یا اولی الابصار کا مطلق ہے فقط آئمہ اربعہ پر ہی منحصر کسطرح
ہوسکیگا جتنے اہل قیاس کے مجتہدین ہین وے سب کے سب اُس خطاب مین داخل ہین اور وے
فقہا طبقات ستہ پر منقسم ہین **پہلا طبقہ** مجتہدین فی الشرع کا ہے جنکو مجتہدین مستقل کہتے ہین
جیسے ائمہ اربعہ کہ انہون نے کتاب و سنت و اجماع سے اصول کے قاعدونکے موافق
مسایل فقہیہ کا استنباط کیا ہے **دوسرا طبقہ** مجتہدین فی المذہب کا ہے جیسے امام ابی یوسف
اور امام محمد رح کہ انکو بھی ان دلیلون سے استنباط احکام کی قدرت تھی مگر اُس قاعدے کے موافق
کہ اُنکے استاد امام ابو حنیفہ رح نے مقرر کیا ہے۔ اگرچہ انہون نے بعضے احکام فقہ مین امام کا
خلاف کئے ہین لیکن قواعد اصول مین امام کے تقلید سے قدم باہر نہین رکھے ہین **تیسرا طبقہ**
مجتہدین فی المسائل کا ہے جیسے خصاف اور ابی جعفر طحاوی اور ابو الحسن کرخی اور شمس
الائمہ حلوائی اور شمس الائمہ سرخسی اور فخر الدین قاضیخان سوئے ایسہ جس مسئلے مین صاحب
مذہب سے روایت نہین پاتے ہین تو انکو اُسمین یہہ قدرت نہین کہ صاحب مذہب کا خلاف کرین نہ
اصول مین نہ فروع مین لیکن جس مسئلے مین صاحب مذہب سے بیان صریح نہین پاتے ہین تو اُس
مسئلے کے احکام نکالتے ہین پر اُسی صاحب مذہب کے اصول کے موافق جو اُسنے قاعدے
مقرر کر رکھا ہے **چوتھا طبقہ** اصحاب تخریج کا ہے اگرچہ یہہ انکا مطلق اجتہاد کی قدرت
نہین رکھتے ہین لیکن اصول کے قاعدے اُنہون نے اچھیطرح ضبط کیا ہے۔ اور جس مقام سے اپنے

امام نے مسئلے نکالا ہے وہ مقام انکو خوب معلوم رہنے سے یہہ طاقت رکھتے ہین یعنے امام کا
جو قول مجمل ایسا ہو کہ اسمین دو وجہ ہو سکین سوا اُسمین سے جو وجہ قوی ہو اُسکو بیان کر
دین ۔ اور جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اُسکے اصحاب سے منقول ہوا ور اُس مین دو
احتمال پائے جاوین ۔ اسمین سے جو احتمال قوی ہو اُسکو بیان کرین ۔ ہدایہ کے بعضے مقام
مین جو لکھا ہے ۔ کذا فی تخریج الکرخی و تخریج الرازی ۔ اُسکے یہی معنے ہوتے ہین پانچوان
طبقہ اصحاب ترجیح کا ہے جیسے ابو الحسن قدوری اور صاحب ہدایہ وغیرہا کہ انکا کام یہہ ہے
کہ بعضے روایتون کو بعضو نپر ترجیح دین یعنے اپنے قول سے اُسکی فضیلت بیان کرین ۔ جیسے
ہذا اولی وہذا اصح وہذا اوضح وہذا اقوی وہذا موافق للقیاس وہذا ارفق للناس
چھٹا طبقہ اُن فقہا کا ہے کہ فرق کرتے ہین قوی اور ضعیف مین ظاہر مذہب اور
ظاہر روایت مین متاخرین سے اصحاب متون معتبرہ کے مانند ۔ جیسے صاحب کنز اور صاحب
در مختار اور صاحب وقایہ اور صاحب مجمع ان فقہا کا کام یہہ ہے کہ اپنے کتابون مین جو
قول کہ مردود اور جو روایت کہ ضعیف ہو اُسکو نقل نکرین ۔ کذا فی تحفۃ الاخیار حاشیۃ
الدر المختار للشیخ ابراہیم الحلبی الحنفی و قرۃ الانظار للشیخ ولی اللہ الدہلوی رحمہم اللہ تعالی ۔ پس اگر
ایمہ اربعہ کے سوائے دوسرے فقہا کا قیاس معتبر نرکہین تو بہت سے قباحتین پیش آتے ہین
سوائے ایمہ اربعہ کے باقی پانچون طبقے کے فقہا جاہل اور بیکار ٹھہرتے ہین اور اُنکے قیاسی
مسئلونکا بالکل اعتبار نرہیگا ۔ حالانکہ انہین قیاسی مسئلون سے اہل سنت وجماعت کے
متداول کتابین مملو و مشحون ہین اور وہی مسائل آجتک خواص و عوام کے دستور العمل ہین ثانیاً
ائمہ اربعہ کے ماسوا دوسرے مجتہد مستقل کم ہوئے انہین چارون کے مذاہب حقہ مشرق سے
مغرب تک ہفت اقلیم مین شہرت پاسے ۔ اور انہین کے مقلدین مین بہت سے فقہا اچھا

غیر استقلالی کا درجہ حاصل کرکے اصول مین مجتہد مستقل کے مقلد رہتے ہوے بعض
فروع وجزئیات مین اجتہاد کئے ہین جب ایک حادثہ وقوع مین آوے۔ اور اسکا
جواب کتاب وسنت واجماع سے پایا نجاوے ضرور ہے کہ مجتہد اپنے سعی وکوشش صرف
کرے۔ تا اسکے حکم کے استنباط پر قادر ہووے۔ والا قضا اور فتوے کا دروازہ بند
ہوجاویگا کما فی التوضیح لو لم یعلم احکام تلک الحوادث من الوحی الصریح وبقیت احکامہا مہملۃ
لایکون الدین کاملا فلا بد ان یکون مجتہدین ولاۃ استنباط احکامہا من الوحی انتہی
جب یہہ پانچوے طبقے کے فقہا کا قیاس کا بر اہل سنت وجماعت کے پاس مقبول اور مستند اور
معمول بہ خواص وعوام کا ہو پھر ایمہ اربعہ کے ہی قیاس پر انحصار کیسا کیا جاویگا۔ اور فقہاے
مجتہدین جو قیاس کرتے ہین وہ مجرد قیاس نہین بلکہ اسکا مقیس علیہ کتاب وسنت سے یا اجماع سے
ربط رکھتا ہے فقط لفظ قیاس سے ہی متبادر ہوتا ہے۔ کہ اسکے لئے ایک مقیس علیہ ہے ورنہ قیاس
کسپر قیاس کریگا۔ اور ہر چند انکا قیاس بے دلیل نہین لیکن ہم مقلدین کو نہین پہنچتا ہے کہ اسکی
دلیل نہین پاسکے تو اسپر عمل نکرین۔ مقلد کا کام تقلید ہے نہ تحقیق۔ اور مقلد دلیل طلب کرنے
کے لئے شرع شریف سے مکلف بھی نہین ہے۔ کیونکہ دلیل کی مطابقت کو پانیکا حوصلہ مقلد کو
نہین۔ جب مقلد دلیل سے استنباط کرنیکا اسکو حاصل ہوا تب وہ بھی ایک قسم کا مجتہد ہوا۔
اور مجتہد تو غیر کی تقلید سے منع کیا گیا ہے اگر مقلد دلیل طلب کرنے کی بات مسلم رکھین تو اہل سنت
وجماعت کے معتبر ومتداول کتابین سب کے سب بیکار ہوجاوینگے اور عمل کرنیکے قابل نہ ٹھرینگے
جیسے ہدایہ شرح وقایہ درمختار اور فتاوی قاضیخان اور فتاوی عالمگیری فتاوی
ابراہیم شاہی کفایہ نہایہ عنایہ چلپی طحاوی وطحطاوی اور مفتاح الصلوۃ
وغیرہا اور ان کتب کے مصنفین بھی مورد اعتراض ہووینگے کہ کس لئے ہر مسئلے پر دلیل نہین گذرانے

سواے اسکے ان کتابون مین جو مسائل کہ مذکور ہین انکا مقیس علیہ کیا ہے کونسی آیت اور کونسی
حدیث سے کونسا مسئلہ مستنبط ہے سو مقلد کیا ذکر اس زمانے کے ارباب تحصیل بھی پا نہین
سکتے ہین۔ اور انکا ماخذ بیان نہین کر سکتے ہین۔ جب علما کا یہہ حال ہو مقلدین کو مجتہدین
کے قول پر انکار کب پہنچتا ہے حامی مذہب حنفی جامع علوم باطنی وظاہرے امام ربانی
شیخ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب مین فرماتے ہین کہ قیاس کا منکر
شرع دین کا منکر ہے پس مقلد کو دلیل نہ ملے پر بھی طبقات فقہا کے قیاسی مسائل پر عمل نہین
کرنے کے سواے گزیر نہین۔ اور تحریر فرماے تھے کہ حدیث طعام المیت یمیت القلب
وطعام المریض یمرض القلب صحاح ستہ سے کونسے کتاب مین مرقوم ہے الخ مکرما حدیث کے
کتابین صحاح ستہ پر ہی منحصر نہین بلکہ صحاح کے سواے بہت سے کبار محدثین اور ایمہ مجتہدین
کے کتب حدیث مستند ومعتبر ہین چنانچہ مسند امام الایمہ امام اعظم رح ومسند امام شافعی
رح وموطاے امام مالک رح ومسند امام احمد حنبل رح ومسند امام محمد رح وشعب الایمان امام بیہقی
وتیسیر الاصول وغیرہا۔ اور خود امام بخاری رح کی صحیح کے سواے اور دو کتابین جو تہذیب اور
اور ستقا ہے ان مین ہزارون صحیح حدیث ذکر کئے ہین جو صحیح بخاری مین نہین آئے۔ غرض
حدیث کے صحیح کتابین بہت سے ہین۔ اور حاشا یہہ بات نہین کہ جو حدیث صحاح ستہ مین
منقول نہو صحیح نہو۔ اور استدلال کے قابل نہو ہذا ہو الظاہر۔ اور حدیث کی تحقیق ا
وتنقیح اور صحت وضعف حفاظ حدیث اور اسکے نقاد و نیر متوقف ہے غیر مح ...
بھی دخل نہین جب ایک حدیث کسی معتبر محدث سے منقول ہوا ... ث تو اسمین
حدیث جب تک صحیح نہو محدث ذکر نکریگا یا کہیگا کہ ہذا ... مقبول ہوگی۔ کیونکہ وہ
وہذا مرسل وہذا منکر علی ہذا القیاس اور جب ... ضعیف وہذا موضوع وہذا منقطع
... ایسا نہو پھر اس حدیث مین کیونکر کلام کیا جائیگا۔ ما ن

... شہرت جب اسکے ضعف ... ضعیف پر جاوے تب بہی وہ حدیث صحیح وغیر صحیح
مین مختلف فیہ ٹھیرےگی - نہ انکہ قابل عمل و لایق استدلال ہو - اور صاحب فتوی بہی
جو یہہ حدیث لایا ہے فقط علما و صلحا اس کہانے سے احتراز ہوا لانے کے لئے ہے
نہ اتیانات کا بدعت مین ثابت کرنیکے لئے - بلکہ اسکا بدعت مین آگے ہی فقہ کے معتبر
کتابون سے ثابت کر چکا - اور علما و فضلا ایسے کہانے سے احتراز کرنیکی بات شیخ الہ
عبد الحق محدث دہلوی بہی جامع البرکات مین لائے ہین - پس شیخ کی بات صاحب فتوی
کے قول کی موید ہے - اور آپ تحریر فرماتے تھے کہ حدیث کل بدعة ضلالة جو لائے
ہین اس کے کلیے مین بہت سے نیک کام بہی جو حضرت علیہ الصلوة والسلام کے بعد
نکلے ہین داخل ہوجاتے ہین پہر اس سے استدلال کرنا کیونکر ہوسکیگا الخ **جواب**
تحقیق اطوار احادیث کل بدعة ضلالة مین جو لفظ بدعت وارد ہے اس سے اکثر علمانے
لغوی معنی لیا ہے یعنے مطلق نیا کام اور لفظ سیہ کی تقدیر بان سیئة بدعة ضلالة کہا
بدعت کے دو قسم ٹہرائے یعنے حسنہ و سیہ پہر حسنہ مین بدعت واجبہ و مندوبہ و مباحہ
اور سیئہ مین محرمہ مکروہہ گنا - اور بعضے علمانے لفظ بدعت کو اگرچہ عین ضلالة قرار دیا
ہے لیکن نئے کام جو نیک ہون اسکو ملحق بالسنة نام رکہا ہے - پس یہہ نزاع لفظی ہے
حقیقت مین بدعت حسنہ و ملحق بالسنة ہر دو یک ہی ہین - حدیث کل بدعة ضلالة جو
جو صاحب فتوی نے لایا ہے سو جو نئے نیک کام حضرت سید انام علیہ الصلوة والسلام
کے مبارک زمانیکے بعد ایجاد پائے ہین انکو باطل کر دیکے ضلالت کے دائرے مین
داخل کرنیکے واسطے نہین - بلکہ جو برے کام خلاف شرع سید انام عوام و جہال اہل اسلام
مین پائے جاتے ہین اُسکے ابطال پر وہ حدیث گذرانے ہین اس فتوے کی عبارت کا ماسبق

وہابیون بغور ملاحظہ فرماوین وہ یہہ ہے یعنے فاتحہ رسمی جو عوام مین مروج ہے یعنے فاتحہ
کے روز آب و آتش کو اچھوتا قرار دینا ۔ اور مخصوص ایک جگہہ کو لیپنا اور سبز ہانڈی
رکھنا اور فاتحہ کے وقت ہانڈیکا سرپوش کھول دینا اور ہانڈیکو پھول کا ہار پہنانا اور
میت کے نام سے عود آتش مین ڈالنا ۔ اور ہانڈیکے روبرو دستہ بستہ کھڑے رہکے فاتحہ
پڑھنا ۔ اور فاتحہ کے بعد ہانڈیکو تین تسلیم بجالانا ۔ اور ایسے واہیات کے ساتھہ فاتحہ
پڑھنیکے آگے کھانے مین تصرف نکرنا محتاج و مسکین اللہ کے واسطے دیوے کر کے پکارے تو بھی کچھ نہ
نہ دینا ۔ اور فاتحہ پڑھنے کا عذر لانا اور بچہ رو رو کے مرگیا تو بھی اسکو کچھ نہ دینا ۔ اور ان
واہیات کا نام فاتحہ رکھنا ایسی ہی رسوم شنیعہ کو جو عوام کالانعام فرض و واجب کے مقام مین رکھے
ہین سو صاحب فتوی اسکا بیان مختصر فاتحۂ رسمی کے ساتھہ کرکے یہہ کہتا ہے کہ یہہ طریقہ نہ علماے
سلف سے ماثور ہے ۔ نہ حرمین شریفین مین آجتک معمول ۔ بلکہ حرمین شریفین مین اگر کوئی
جاہل ہندی نوارد ایسا کام کر بیٹھے تو وہان کے علما اس سے واقف ہونیکی صورت مین اسکو
منع کرتے ہین اور جھڑکی دیتے ہین ۔ پھر اسکے بعد جامع البرکات اور شرح شرعۃ الاسلام کی
سند سے کھانیکی شروع مین بسم اللہ اور آخر مین دعاے برکت اور سورۂ اخلاص پڑہنا ثابت
کرکے ان رسوم واہیۂ مذکورہ کے رد و تقبیح مین کہتا ہے ۔ کہ جو کام سلف سے
عبادت کے طور پر منقول نہو وہ بدعت ہے اور کل بدعۃ ضلالۃ مین داخل ہے انتہی ۔
یہہ بات تو صحیح ہے اسمین کسیکو کچھہ کلام نہین ۔ بلکہ علماء مدراس سے مولوی اسلمی صاحب
اپنے سفینۃ النجاۃ مین اور مفتی بدر الدولہ بہادر اپنے رسالہ گلزار ہدایت مین بھی ایسے رسوم
واہیہ کی سخت ممانعت پر گئے ہین ۔ من شاء فلینظر فیہما بلا تعین و التزام و لزوم تعین ایام
و اقسام طعام فقط مستحقون کو کھانا کھلانا ۔ اور دو دو فاتحہ پڑھنا اور رواج امورات پر

اسکے ایصال ثواب کے لئے بارگاہ الٰہی مین عرض کرنا یہہ کام مشروع اور مستحسن اور مذہب اہل سنت وجماعت مین ثابت ہے۔ اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامت محبت تا وسع استحباب کی اتباع سنت وترک بدعت مین ہے

اللهم احينا على سنته وتوفنا على ملته واحشرنا في زمرته

واجعلنا من اهل شفاعته واوردنا حوضه واسقنا بكاسه

وانفعنا بمحبته امين يارب العلمين

تمت

سنہ ۱۲۸۴ ہجری کشنگری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ السلام والتحیات واشتیاق ملاقات بہجت آیات مشہود
ضمیر مودت تخمیر اینکہ الحمد للہ فقیر بخیر است وخیریت شریف مطلوب مکتوب کرم اسلوب
کہ بتمنائے تلاقی فقیر مرسل بود رسید وفقیر را نیز مشتاق لقا گردانید سے نہ تنہا عشق
از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد چند کلمات اخلاص سمات کہ در نصیحت طلبی مسطور
بود خاطر را خیلے شادان وفرحان نمود درین زمانہ فساد آشیانہ کہ ہر کس از نشہ عجب وپندار
وتعشق دنیائے غدار در سر دارد وبافعال واقوال خودش مینازد سے پند گیرد نصیحت
گیر کجا است بلکہ اکثر ابنائے زمان دشمن ناصحان وخیر خواہان اند انا للہ وانا الیہ
راجعون در حدیث شریف آمدہ الدین النصیحۃ پس کسیکہ طالب نصیحت است طالب دین
است ع این کار دولت کنون تا کرا رسد بالجملہ درچنین زمان قحط الرجال طلب نصیحت
ازان خجستہ خصال بسیار خوش آمدہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ
ذو الفضل العظیم بہترین نصیحتہا ہمین است کہ ناصح امت حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى در شان اوست
فرمودہ وبہ قلیل اللفظ کثیر المعانی کہ اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بیان اوست زبان
اعجاز بیان کشودہ - چنان احادیث موجزہ متواترہ بکثرت والغاز ازانجملہ عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیثے آوردہ کہ ترجمہ اش اینست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہر دو بازوی من گرفتہ فرمودند كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ او عابر سبیل یعنی در دنیا
چنان باش گویا مسافر یست بلکہ مانند سے روندہ واز راہ گذرندہ لہذا ابن عمر رضی اللہ

عنه دیگران را نصیحت میفرمود که چون شام کنی انتظار صباح مبر — و چون صبح کنی منتظر شام
مباش — و صحت خود را غنیمت دانسته ازان حصه برای بیماری خود بگیر یعنی در زمان صحت
به تهیه زاد آخرت مشغول باش که در حالت مرض عاجز مانی — و از حیات خود برای ممات خود
حصه بگیر یعنی حالت حیات را مغتنم پنداشته بطاعات و خیرات در ساز که بعد موت
خود نتوانی رواه البخاری — هر سنده را همین نصیحت بنا بر ایقاظ از خواب غفلت کافی است
برای حصول عبرت وافی رزقنا الله تعالی بجمله بکمال کرمه و فضله آمین بحرمت حبیبه سید الاولین
و الآخرین صلی الله علیه و آله و صحبه اجمعین باید که حال و استقبال همین منوال بتحریر رسائل
نمایق خیریت اشتمال که المکتوب نصف الملاقات واقع است مسرور و مبتهج میفرموده
باشند زاده الله مجدکم اینما کنتم که برخوردار عبد اللطیف صاحب سلام و دعا مهید باد

بخدمت الرتبت مهمید لعبه محکمه معتمد عدالت کوتوالی های صدر المهام سرکار عالی
سمت محمد عبد العلی صاحب دام ایده — رسد از بنگلور — بحیدر آباد دکن

۱۲ رجب ۱۳۰۹ هجری ۹۳